3457 ـ عورتوں کے لیے نماز تروایح ادا کرنے کا حکم

سوال

کیا عورتوں پر نماز تروایح کی ادائیگی ہے، اور کیا ان کے لیے گھر میں ادا کرنا افضل ہے، یا وہ اس غرض کے لیے مسجد جائيں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نماز تراویح سنت مؤکدہ ہيں، اور عورتوں کے حق میں گھر میں ہی قیام اللیل کرنا افضل ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم اپنی عورتوں کو مساجد سے منع نہ کرو، اور ان کے گھر ان کے لیے بہتر ہیں "

سنن ابو داود باب ماجاء فی خروج النساء الی المسجد: باب التشديد في ذلك، اور صحيح الجامع حديث نمبر (7458).

بلکہ عورت کی نماز جتنی مخفی اور پوشیدہ جگہ میں ہو گی اتنی ہی افضل ہو گی، جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" عورت کا اپنے گھر میں نماز ادا کرنا اس کے صحن میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے، اور اس کا اپنے پچھلے کمرہ میں نماز ادا کرنا اپنے گھر میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے "

سنن ابو داود كتاب الصلاة باب ما جاء في خروج النساء الى المسجد حديث نمبر (483) اور صحيح الجامع حديث نمبر (3833).

اور ابو حمید الساعدی رضی اللہ تعالی عنہ کی بیوی ام حمید رضی اللہ تعالی عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگی اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے ساتھ نماز ادا کرنا پسند کرتی ہوں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

مجھے علم ہے کہ تجھے میرے ساتھ نماز ادا کرنا محبوب ہے، تیرا اپنے گھر کے اندر والے کمرہ میں نماز ادا کرنا گھر کے صحن میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے، اور تیرا گھر کے صحن میں نماز ادا کرنا گھر کے احاطہ میں نماز ادا

کرنے سے بہتر ہے، اور گھر کے احاطہ میں نماز ادا کرنا قوم کی مسجد میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے، اور تیرا اپنی قوم کی مسجد میں نماز ادا کرنا میری مسجد میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے"

راوي بیان کرتے ہیں کہ: انہوں نے اپنے گھر میں بالکل آخری کونے اور اندھیری جگہ میں نماز ادا کرنے کی جگہ تیار کروائی تو وہ فوت ہونے تك وہیں نماز ادا کرتی رہیں.

مسند احمد حدیث نمبر (25842) اس کے رجال ثقات ہیں.

لیکن یہ افضلیت انہیں مسجدوں میں جانے کی اجازت دینے سے منع نہیں کرتی، جیسا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث میں ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

" جب تمہاری عورتیں مسجدوں میں جانے کی اجازت مانگیں تو انہیں مسجدوں میں جانے سے منع نہ کرو"

بلال بن عبد اللہ رحمہ اللہ کہنے لگے: اللہ کی قسم ہم انہیں ضرور منع کرینگے، تو عبد اللہ رضی اللہ تعالی نے ان کی جانب متوجہ ہو کر انہیں بہت ہی سخت الفاظ میں برا بھلا کہا ایسا میں نےکبھی بھی ان سے نہیں سنا تھا، اور انہیں کہنے لگے: میں نے تجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بتائی ہے، اور تو کہتا ہے کہ ہم انہیں ضرور منع کرینگے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (667).

لیکن عورت مندرجہ ذیل شروط پر عمل کر کے مسجد جا سکتی ہے:

1 ـ مکمل اور پوری باپرد ہو کر نکلے.

2 ـ خوشبو اور عطر وغیرہ نہ لگایا ہو.

3 ـ خاوند کی اجازت سے جائے.

اور اس کے نکلنے میں کوئی اور حرام کام مثلا ڈرائیور کے ساتھ خلوت اور اکیلے جانا وغیرہ نہ ہو.

اگر ان مذکورہ اشیاء میں سے عورت نے کسی کی بھی مخالفت کی تو خاوند اور اس کے سربراہ کو مسجد جانے سے منع کرنے کا حق حاصل ہے، بلکہ اس پر اسے منع کرنا واجب ہے.

میں نےاپنے استاذ اور شیخ عبد العزیز سے نماز تروایح کے متعلق اور خاص کر عورت کا مسجد میں نماز کی افضلیت کے بارہ میں سوال کیا تو انہوں نے نفی میں جواب دیا، کہ عورت کی گھر میں نماز کی افضلیت والی احادیث عام ہیں

جو تراویح اور غیر تراویح سب کو شامل ہیں. واللہ اعلم

ہم اللہ تعالی سے اپنے اور اپنے سب مسلمان بھائیوں کے لیے اخلاص اور قبول کی دعا کرتے ہیں، اور اللہ تعالی ہمارے اعمال کو اپنے پسندیدہ بنائے اور ہم پر راضی ہو، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم .